خواتین سے حسن سلوک

اسلام نے عورتوں کو کئی حیثیتیں دی ہیں۔ ہر حیثیت میں شفقت، محبت، الفت، احترام وعظمت اور وقار دیا ہے۔

۱۔ عورت کی ایک حیثیت ماں کی ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ﴾ (۸) (لقمان: ۱۴) (ہم نے انسان کو والدین کے متعلق وصیت کی ہے کہ اس کی ماں بہت کمزوری کے ساتھ اُسے اُٹھاتی ہے دو سال دودھ پلاتی ہے میرا اور ماں باپ کا شکریہ ادا کرو آخر میری طرف لوٹ کر آنا ہے)۔ ﴿لَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا ......﴾ (۹) (بنی اسرائیل: ۲۳) (ماں باپ کو اُف بھی نہ کہہ اور نہ انہیں ڈانٹ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے نہایت سلیقہ سے بات کرو)۔

ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا ہے: ''من أحق الناس بحسن صحابتي قال: أُمك، قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال ثم ابوك (۱۰) (صحیح بخاری) (میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔ یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ تیری ماں)۔

ایک طرف رسول اللہ کی یہ تعلیم دوسری طرف عورتون کے حقوق کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے معاشرے میں ماں باپ بوڑھے ہوں تو محبت حسن سلوک، خدمت کی بجائے اولڈ ہاؤس بنائے گئے جہاں انہیں اولاد کی طرف سے پیار محبت، حسن سلوک اور خدمت کی بجائے محرومی اور تنہائی ملی۔

۲۔ اگر عورت بہن کی حیثیت میں ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ......﴾ (۱۱) (النساء: ۱۱) (ماں باپ کی جائیداد میں بھائی کے ساتھ بہن کا حصہ بھی مقرر فرمایا)۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی رضائی بہن سے حسن سلوک کی اعلیٰ وعمدہ مثال قائم فرمائی۔ بہن کی آمد پر آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھادی (۱۲)۔

۳۔ عورت کی ایک حیثیت بیوی کی ہے۔ بیوی کا تعلق بعض دفعہ خون کا تعلق نہیں ہوتا۔ اس رشتہ میں سب سے زیادہ مصائب اور مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اسلامی تعلیم میں بیوی کے متعلق کثرت سے احکام وارد ہوئے ہیں۔ اس رشتے کو قائم رکھا جائے۔ خوشگوار ماحول میں رکھا جائے۔ بلکہ کسی شخص کے اچھا انسان ہونے کے لیے بیوی سے حسن سلوک کو شرط قرار دیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (۱۳) (النساء: ۱۹) (ان بیویوں کے ساتھ خوشگوار زندگی گزارو بلکہ اس رشتے کی بقا کیلئے بہت احتیاط و دوراندیشی کا سبق دیا فرمایا اسے سیدھا کرتے کرتے توڑ نہ دینا)۔

۱۱

(سنن ابن ماجہ)
رسول اللہ نے فرمایا:''خیر کم خیر کم لأهله وأنا خیر کم لأهلی...... ''(۱۴)۔آپ ﷺ نے بیویوں کو دنیا کا سب سے قیمتی سرمایہ قرار دیا ہے۔فرمایا:''الدنیا متاع و خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة''(۱۵)۔(صحیح مسلم)

۴۔ عورت کی چوتھی حیثیت بیٹی کی ہے۔ یہ سب سے کمزور جنس ہے۔ دین اسلام سے قبل ہر طبقے اور سوسائٹی نے اس پر بہت ظلم ڈھائے۔جس کی چند مثالیں مقالے کے شروع میں دی گئی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت و تعلیم سے اس مظلوم کو ہمدردی و محبت کے حصار میں محفوظ کرلیا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ''قال رسول الله ﷺ من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامة انا وهو کهاتین وضم أصابعه''(۱۶)(صحیح مسلم)(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں قیامت کے دن میں اور وہ ان انگلیوں کی طرح ہوں گے آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا)۔

اس صنف نازک کی کمزوریوں کی وجہ سے ہی اس کی نگرانی اور حفاظت کے لئے غمخوار اُمت نے بہت سارے احکام جاری فرمائے۔ترغیب دی۔آپ ﷺ نے فرمایا:''من عال ثلث بنات فقال رجل یا رسول الله ﷺ او اثنتین؟ قال أو اثنتین حتی قالوا أو واحدة لقال واحدة''(۱۷)(مشکوٰۃ)(جس نے تین پھر فرمایا دو اور اس کے بعد آپ نے فرمایا جس نے ایک بیٹی کی پرورش کی (وہ بھی میرے ساتھ ایسے قریب ہوگا)۔

سیرت و تعلیم رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں عورت کی ہر حالت اور حیثیت میں عظمت مقام و مرتبہ اور عزت کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

زیر بحث مسئلہ عورت کے حقوق کا ہے۔اسلام نے بہت ہی واضح اور نرالے انداز میں عورت کے حقوق و فرائض کو ذکر کیا ہے۔حقوق کا تعین کرنے سے پہلے عورت کی کمزوریوں کو بیان کیا گیا ہے۔اس لئے کہ کمزور کے حقوق زیادہ اور فرائض کم ہوتے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ﴾(۱۸)(الزخرف:۱۸)۔آیا جو زیور میں نشو و نما پائے اور جھگڑے میں بھی غیر واضح ہو۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''استوصوا بالنساء فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج شئی فی الضلع أعلاة............''(۱۹)(صحیح بخاری)(عورتوں کے بارے میں نصیحت حاصل کرو بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور سب سے ٹیڑھی پسلی اوپر والی ہے)۔

اسی طرح آپ ﷺ نے وصیت فرمائی:''لاتکسر القواریر''(۲۰)(صحیح مسلم)(عورتیں شیشے کی مانند ہیں توڑنا نہیں)۔علامہ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے:''أن ضعف النساء بالنسبة إلى الرجال من الامور المحسوسة لاتحتاج إلى دلیل خاص''(۲۱)(فتح الباری)۔امور محسوسہ میں مردوں کی نسبت عورتوں کی کمزوری کسی

دلیل کی محتاج نہیں۔

خواتین کے حقوق:

اسلام میں خواتین کو بہت زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند نمایاں حقوق کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

١۔ زندگی کا حق۔
٢۔ وراثت کا حق۔
٣۔ نکاح کا حق۔
٤۔ خلع کا حق۔
٥۔ حق مہر۔
٦۔ معاشی حق۔
٧۔ وصیت کرنے کا حق۔
٨۔ مشورہ دینے کا حق۔
٩۔ اجتماعی حقوق۔
١٠۔ عائلی حقوق۔
١١۔ خاوند کے انتخاب میں پسند کرنے کا حق۔

زندگی کا حق:

عرب وہ جاہلی معاشرہ جس میں لڑکیوں کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا اور ان سے جینے کا حق چھین لیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس معاشرے کی اس طرح کایاپلٹ دی کہ وہی لوگ عورتوں کے محافظ بن گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ان کے مشعل راہ ثابت ہوا کہ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُم﴾ (٢٢) (بنی اسرائیل: ٣١)۔ (اپنی اولاد کو فقر و فاقہ کے خوف سے قتل نہ کرو ہم انہیں رزق دیں گے اور تمہیں بھی)۔
﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ﴾ (٢٣) (التکویر: ٨، ٩) اور جب زندہ درگور کی گئی سے سوال کیا جائے گا، وہ کس گناہ میں قتل کی گئی؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو کھاتین وضم الصابعہ" (٢٤) (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ نے بیٹیوں کے زندہ درگور کرنے کے ظالمانہ فعل پر انتہائی سخت گرفت کا فیصلہ سنایا اور فرمایا:

"ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات و أدالبنات" (٢٥) (صحیح بخاری)

قرآن اور صاحب قرآن کے ان اعلانات نے انسانوں کے دل و دماغ سے درندگی کے پردے ہٹا دیے۔ اس مظلوم جان کی حفاظت و سرپرستی کو آخرت کی کامیابی قرار دیا۔

وراثت کا حق:

اسلام سے پہلے عورت کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا۔ بلکہ عورت کو ایک منقولہ جائیداد کی طرح تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے وراثت کی تقسیم میں عورتوں کا حصہ مقرر فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِی أَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَیَیْنِ فَإِن کُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن کَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء: ۱۱) (۲۶) (تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے اگر میت کی وارث دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے گا)۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِأَبَوَیْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ......﴾ (النساء: ۱۱) (۲۷) (اگر میت صاحب اولاد ہو اور اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے)۔ یہاں عورت کو ماں کی حیثیت میں باپ (مرد) کے ساتھ برابر حصہ دیا گیا ہے۔

﴿...... وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْتُمْ إِن لَّمْ یَکُن لَّکُمْ وَلَدٌ فَإِن کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ ......﴾ (النساء: ۱۲) (۲۸) (اور ان کے لیے چوتھائی حصہ ہے جو تم نے مال چھوڑا اگر تمہاری اولاد نہیں، اگر تمہاری اولاد ہے تو انہیں آٹھواں حصہ ملے گا)۔

﴿لِّلرِّجَالِ نَصِیبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِیبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ کَثُرَ نَصِیبًا مَّفْرُوضًا﴾ (۲۹) (النساء: ۷)

(مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت)۔

تمام قسم کی مالی ذمہ داریاں مردوں کے کندھوں پر ہونے کے باوجود عورتوں کو وراثت کا حق دار ٹھہرا کر اسلام نے عورت کو معاشرے میں ایک نمایاں مقام دیا جبکہ قبل ازیں عورت کا وراثت میں حصہ تسلیم کرنے کی بجائے اسے محروم رکھا جاتا تھا۔

نکاح کا حق: نکاح ایک تمدنی ضرورت ہے اس کے علاوہ اخلاقی اور دینی ضرورت بھی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بعض عورتوں کے کئی مردوں کے ساتھ تعلقات ہوتے اور وہ ایک مرد کی بیوی بن کر زندگی نہ گزارتی بلکہ ملکیت تصور ہوتی اور وراثت کی طرح وارثوں میں تقسیم بھی ہو جاتی۔ اسلام نے عورت کو نکاح کا حق دیا۔ چھوٹی عمر میں کئے